تحقیق حدیث

محمد سعید عمران(0336-1519659)

میرے اور معاویہ کے مقتولین جنت میں ہوں گے

أخبرنا أبو القاسم الخضر بن الحسين بن عبدان أنا أبو القاسم بن أبي العلاء أنا أبو زكريا يحيى بن عمار بن يحيى بن شداد أنا إبراهيم بن أحمد بن محمد الأنصاري نا سعيد ابن يحيى بن سعيد نا خالد بن حيان الرقي عن جعفر بن برقان عن يزيد بن الأصم قال لما وقع الصلح بين علي ومعاوية خرج علي فمشى في قتلاه فقال هؤلاء في الجنة ثم مشى في قتلى معاوية فقال هؤلاء في الجنة وليصير الأمر إلي وإلى معاوية فيحكم لي ويغفر لمعاوية هكذا أخبرني حبيبي رسول الله (صلى الله عليه وسلم)

یزید بن الاصم کہتے ہیں کہ جب حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے درمیان صلح ہو گئی تو علیؓ اپنے مقتولین کی جانب نکلے اور فرمایا: "یہ لوگ جنت میں ہوں گے"، پھر معاویہؓ کے مقتولین کی طرف چلے گئے اور فرمایا" یہ لوگ بھی جنت میں ہوں گے اور یہ معاملہ (روز قیامت) میرے

اور معاویہ کے درمیان ہو گا، فیصلہ میرے حق میں دیا جائے گا اور معاویہ کو معاف کر دیا جائے گا ،مجھے میرے رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح بتایا تھا"۔

(تاریخ دمشق59/139)

اس کی سند میں ابراہیم بن احمد بن محمد الانصاری ثقہ نہیں ہے۔مزید برآں اس کی سند میں ابو القاسم بن ابی العلاء کے حالات نہیں مل سکے۔اس لیے یہ سند ضعیف ہے۔

احوال الرجال

یزید بن الاصم

روی عن

سعد بن ابی وقاص، عبد اللہ بن عباس، علی بن ابی طالب (ضعیف طریق سے)، عوف بن مالک الاشجعی، معاویہ بن ابی سفیان، ابو ہریرہ، عائشہؓ، میمونہ بنت حارثؓ، ام درداء۔

روی عنہ

اجلح بن عبد اللہ الکندی، بسر بن عبید اللہ الحضرمی، جعفر بن برقان، راشد بن کیسان العبسی، عبد اللہ بن عبد اللہ بن الاصم، عبد اللہ بن محرز الجزری، عبد الملک بن عطاء العامری، عبید اللہ بن عبد اللہ بن الاصم، علی بن بذیمہ، لیث بن ابی سلیم، محمد بن مسلم بن شہاب الزہری، میمون بن مہران، یزید بن یزید بن جابر، ابو اسحاق الشیبانی، ابو جناب الکلبی۔

ام المومنین حضرت میمونہ بنت حارث ان کی خالہ تھیں۔

ابن سعد کہتے ہیں کہ یہ ثقہ کثیر الحدیث تھے۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہیں۔

ابو زرعہ رازی نے کہا کہ ثقہ ہیں۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہیں۔

ابن حبان نے کہا کہ ثقہ ہیں۔

ذہبی نے کہا کہ جلیل تابعین میں سے تھے اور ان کے والد صحابی ہیں ۔ حضرت علیؓ سے ان کی روایت صحیح نہیں، انہوں نے حضرت علیؓ کو کوفہ میں دیکھا تھا۔ ذہبی نے انہیں ثقہ، امام حافظ اور کثیر الحدیث کہا ہے۔

ابن مندہ اور ابو نعیم نے انہیں اپنی کتب صحابہ میں ذکر کیا ہے جبکہ ابو نعیم نے کہا کہ ان کی صحبت ثابت نہیں۔

ابن حجر نے انہیں تیسرے طبقہ کا ثقہ راوی کہا ہے۔

(طبقات ابن سعد9/484ح4778، تاریخ الکبیر 8/318ح3157، ثقات العجلی2/360ح2004، المعرفہ والتاریخ1/396، 516 اور 2/337، 701، 756، جامع ترمذی ح841، الجرح والتعدیل 9/252ح1055، الثقات 5/531،حلیۃ الاولیا4/97،تہذیب الکمال 32/83ح6961، سیر اعلام النبلاء4/517، الکاشف2/380ح6280،تذہیب التہذیب10/63ح7732، جامع التحصیل للعلائی ح888،تحفۃ التحصیل ص 348، تہذیب التہذیب7/136ح8991، تقریب التہذیب5/397ح7736)

ثقہ۔

جعفر بن برقان

روی عن

ثابت بن الحجاج، حبیب بن ابی مرزوق، زیاد بن الجراح، شداد مولیٰ عیاض بن عامر العامری، صالح بن مسمار البصری، عبد اللہ بن بشر الرقی، عبد اللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب، عبد الاعلیٰ بن الحکم الکلابی، عبد الملک بن ابی القاسم الکوفی، عطاء بن ابی رباح، عکرمہ مولیٰ ابن عباس، فرات بن سلیمان الجزری، محمد بن مسلم بن شہاب الزہری، میمون بن مہران، نافع مولیٰ ابن عمر، ولید بن زروان، یحییٰ بن راشید اللیثی، یزید بن الاصم، یزید بن ابی نشبہ، ابو حمزہ مولیٰ یزید بن المہلب، ابو سکینہ الحمصی۔

روی عنہ

اصبغ بن محمد بن عمرو الرقی، عبید اللہ بن عمرو، حسین بن عیاش الباجدانی، خالد بن حیان الرقی، زہیر بن معاویہ، زید بن ابی الزرقاء، زید بن علی بن دینار النخعی، سفیان الثوری، سفیان بن عیینہ، عبد اللہ بن داود الخریبی، عبد اللہ بن المبارک، عثمان بن عبد الرحمان الطرائفی، عثمان بن فائد، عطاء بن مسلم الحلبی، علی بن ثابت الجزری، عمر بن ایوب الموصلی، عیسیٰ بن یونس، فضل بن دکین، کثیر بن ہشام، محمد بن حمیر، محمد بن خازم الضریر، محمد بن سلیمان بن ابی داود الحرانی، محمد بن عبد اللہ بن کناسہ، مخلد بن یزید الحرانی، مسکین بن بکیر، معمر بن راشد، وکیع بن الجراح۔

ابن سعد نے کہا کہ ثقہ صدوق تھا، حدیث میں کثیر خطاء کرتا تھا۔

مفضل بن غسان الغلابی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے بیان کیا کہ ثقہ ہے مگر زہری کی حدیث میں کوئی شے نہیں۔ یعقوب بن شیبہ نے کہا کہ میں نے یحییٰ بن معین سے سنا کہ یہ ان پڑھ تھا، ثقہ صدوق تھا۔ اس کی روایت میمون بن مہران اور ان کے اصحاب سے صحیح ہے البتہ زہری کی روایت میں ضعیف تھا۔ ابن جنید نے یحییٰ بن معین سے روایت کی کہ زہری کی روایت کے علاوہ ثقہ تھا۔

ابن جنید نے ابن نمیر کے حوالے سے کہا کہ ثقہ تھا اور زہری کی حدیث میں مضطرب تھا۔

عبداللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے والد کے حوالے سے بیان کیا کہ زہری کی حدیث میں غلطی کرتا ہے۔ زہری کے سوا اس کی احادیث میں کوئی حرج نہیں۔ اس کا عکرمہ سے سماع نہیں۔

یعقوب بن سفیان نے ابو نعیم کا قول بیان کیا کہ جعفر بن برقان جزری تھا اور ثقہ تھا، ان پڑھ تھا، اچھے لوگوں میں سے تھا۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ صدوق ہے، اس کی حدیث لکھی جائے گی۔ اس کا ابو زبیر سے سماع نہیں ہے بلکہ ان دونوں کے درمیان ضعیف راوی ہے۔ ابو حاتم رازی نے یہ بھی کہا کہ یہ کوفہ آیا اور اس کے پاس کوئی کتاب نہیں تھی اور یہ حافظے سے حدیث بیان کرتا تھا اور غلطی کرجاتا تھا۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

دار قطنی نے کہا کہ امی تھا اور حفظ میں کچھ وہم کرجاتا تھا خاص کر زہری کی حدیث میں۔ میمون بن مہران اور یزید بن الاصم سے اس کی روایت ثابت ہے۔

ابن شاہین نے کہا کہ صدوق ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ ہے زہری کی حدیث میں کچھ نہیں۔ ابن خزیمہ کہتے ہیں کہ اس کی روایت سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔ سفیان ثوری کہتے ہیں کہ میں نے جعفر بن برقان سے افضل کوئی شخص نہیں دیکھا۔

ابن حجر نے کہا کہ ساتویں طبقہ کا صدوق راوی ہے تام زہری کی حدیث میں وہم کر جاتا ہے۔

طبقات ابن سعد 9/487ح4792، تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 2/84، تاریخ دارمی ص 44ح 14 اور ص 85 210، تاریخ الکبیر 2 /187ح 2143، ثقات العجلی 1/268ح217، ضعفاء العقیلی 1/184ح229، الجرح والتعدیل 2 /474ح 1932، المراسیل ص 26ح76، علل ابن ابی حاتم فہرست 7/275، ثقات ابن حبان 6/136، تقریب الثقات ص 306ح2435، الکامل ابن عدی 2/371ح339، ثقات ابن شاہین ص 54ح159، علل للدارقطنی 1 /266، تہذیب الکمال 5/11ح934، تذہیب التہذیب 2/139ح935، الکاشف 1/293ح783، میزان الاعتدال 2/129ح1492(اردو 2/171ح1492)، المغنی 1 /207ح1135، دیوان الضعفاء ص63ح747، تحفۃ التحصیل ص 50، وتہذیب التہذیب 1/557ح1095، تقریب 1/327ح940 (1/139ح932)

ثقہ۔ زہری کی روایت میں مضطرب ہے۔

خالد بن حیان الرقی

روی عن

بدر بن راشد، جعفر بن برقان، حمزہ بن میمون، النصیبی، سالم بن ابی المهاجر، سلیمان بن عبد اللہ بن الزبرقان، سلام ابی السری، عبید بن سعید، عبیدہ بن حسان الشامی، علی بن عروہ الدمشقی، عیسیٰ بن کثیر الاسدی، فرات بن سلیمان، کلثوم بن جوشن، معقل بن عبید اللہ، ہارون بن رئاب، ہمام بن یحییٰ۔

روی عنہ

احمد بن حنبل، ایوب بن محمد الوزان، جعفر بن محمد بن عمران، حسن بن حماد سجادہ، حسن بن الربیع البجلی، حسن بن عرفہ، زکریا بن عدی، سنید بن داود، عباس بن مطرف، عبد اللہ بن محمد النفیلی، عبد الرحمان بن صالح الازدی، عروہ بن مروان الرقی، علی بن جمیل، علی بن معبد بن شداد، علی بن میمون العطار، عمرو بن عثمان الکلابی، محمد بن احمد بن الحجاج الصیدلانی، محمد بن سعید بن الاصبہانی، محمد بن عبد اللہ بن عمار الموصلی، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، محمد بن العلاء، یحییٰ بن معین۔

ابن سعد نے کہا کہ ثقہ ثبت ہے۔

ابو بکر الاثرم نے احمد بن حنبل کے حوالے سے بیان کیا کہ یہ ہمارے پاس آیا اس میں کوئی حرج نہیں، البتہ جعفر سے غریب روایات بیان کرتا ہے اور ہم نے وہ غریب روایات اس سے لکھیں۔

عبد الخالق بن منصور نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔ غلابی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن عمار موصلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

عمرو بن علی الفلاس نے کہا کہ ضعیف ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

نسائی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابن خراش نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

دار قطنی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

احمد بن علی الابار نے علی بن میمون الرقی سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ منکر الحدیث ہے۔

خطیب بغدادی نے کہا کہ ضبط اور تحفظ میں منکر ہے۔

ذہبی نے کہا کہ صدوق ہے اس میں کمزوری ہے۔

ابن حجر نے اسے آٹھویں طبقہ کا صدوق خطاء کار راوی کہا ہے۔

(طبقات ابن سعد9/491145ح4810، تاریخ الکبیر 3/ح491، الجرح والتعدیل 3/326ح1462، الثقات8/223، مشاہیر علما الامصار 571، سؤالات البرقانی ح132، تاریخ بغداد9/230ح4351، تہذیب الکمال 8/42ح1601،

الکاشف1/363ح1311، المغنی 1/303ح1839، میزان الاعتدال2/409ح2420 (اردو2/468ح2420)، تذہیب التہذیب3/76ح1619، تہذیب التہذیب3/263ح1918، تقریب التہذیب2/9ح1632)

صدوق۔

سعید بن یحییٰ بن سعید بن ابان اموی

روی عن: شجاع بن الولید، صلہ بن سلیمان، عبداللہ بن ادریس، عبداللہ بن سعید الاموی، عبداللہ بن المبارک، عبدالرحیم بن سلیمان، عبدالملک بن قریب الاصمعی، عبید بن سعید الاموی، عیسیٰ بن یونس، محمد بن حمزہ الجزری، محمد بن سعید الاموی، مروان بن معاویہ الفزاری، مسلم بن خالد الزنجی، معاویہ بن عمرو الازدی، وکیع بن الجراح، یحییٰ بن زیاد الرقی، یحییٰ بن سعید بن سعید الاموی (والد)، ابی بکر بن عیاش، ابی القاسم بن ابی الزناد۔

روی عنہ: ابن ماجہ کے سوا سب نے، ابراہیم بن اسحاق الحربی، احمد بن بشر بن عبدالوہاب الاموی، احمد بن بکر الوراق، احمد بن الحسن بن عبدالجبار، احمد بن علی المثنیٰ (ابویعلیٰ موصلی)، احمد بن عمرو بن عبدالخالق البزار، احمد بن محمد بن المغلس البزاز، اسحاق بن بنان الانماطی، بقی بن مخلد الاندلسی، حسین بن اسحاق التستری، حسین بن اسماعیل المحاملی، زکریا بن یحییٰ السجزی، صالح بن محمد البغدادی، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز البغوی، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، عبیداللہ بن عبدالکریم الرازی، عثمان بن خرزاد الانطاکی، علی بن بیان المطرز، عمر بن محمد بن بجیر، محمد بن ادریس الرازی، محمد بن عبداللہ بن سلیمان الحضرمی، محمد بن علی حکیم الترمذی، محمد بن

عیسیٰ بن شیبہ السدوس، یعقوب بن شیبہ السدوسی، محمد بن سلیمان الباغندی، محمد بن واصل المقری ء، ہیثم بن خلف الدوری، یحییٰ بن محمد بن صاعد، یعقوب بن سفیان الفارسی۔

علی بن مدینی نے کہا کہ ان لوگوں کی جماعت میں سے جو اپنے والدین کی حدیث میں ثبت ہیں ان میں یونس بن ابی اسحاق السبیعی اور سعید بن یحییٰ بن سعید ہیں۔

صالح بن محمد نے کہا کہ صدوق ہے غلطیاں کرتا ہے۔

یعقوب بن سفیان نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ صدوق ہے۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

دار قطنی نے کہا کہ اپنے والد کی زکریا بن ابی زائدہ کی روایت کی ہوئی حدیث کو ان سے روایت کی ہوئی حریث بن ابی مطر کی حدیث سے خلط ملط کر دیتا ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن عساکر نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا ثقہ راوی ہے کبھی کبھار خطاء کرتا ہے۔

(تاریخ الکبیر 3 / 521ح 1745، المعرفۃ والتاریخ 3/ 133، الجرح والتعدیل 4 /74ح 314، الثقات 8/ 270، علل دار قطنی، تاریخ بغداد 10/ 128ح 4623، معجم المشتمل ص 130ح 379، تہذیب الکمال 11/ 104ح 2377، الکاشف 1/ 446ح 1974، تذہیب

التہذیب4/56ح2408، تہذیب التہذیب2/701ح2836، تقریب التہذیب2/259ح2428)

ثقہ

ابراہیم بن احمد بن محمد الانصاری

روی عن

احمد بن الحسن بن عبد الجبار الصوفی، احمد بن محمد بن عاصم الرازی، حسین بن عبدیاللہ بن یزید القطان، زکریا الساجی، سہل بن داود بن دیرویہ الرازی، عبدان الجوالیقی، عبداللہ بن محمد بن فریعہ الازدی، عمر بن جعفر بن ابراہیم المدنی، موسیٰ بن اسحاق الانصاری، محمد بن احمد بن حماد الاسکندرانی، محمد بن احمد بن حیان الانصاری، محمد بن حیان المازنی، محمد بن جریر الطبری، محمد بن عبدالسلام بن الحارث الانصاری، ولید بن حماد الرملی، یحییٰ بن حمید، یحییٰ بن طالب الاکاف، ابو بکر المنذر، ابو خلیفہ الجمحی، ابو یعلیٰ موصلی،۔

روی عنہ

سلیمان بن داود بن عبد الرحمان الآمدی، محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن الحسن البزار، یحییٰ بن عمار بن یحییٰ بن شداد،۔

ابن عساکر نے اپنی سند سے بیان کہا کہ خطیب بغدادی نے کہا کہ ثقہ نہیں ہے۔

ابن عساکر کہتے ہیں کہ مجھ سے ہبۃ اللہ بن عبداللہ بن احمد الواسطی نے بیان کیا کہ ہمیں ابو بکر الخطیب نے بیان کیا کہ ابراہیم بن احمد بن محمد الممیذی غیر ثقہ ہے۔

اس قول کی سند صحیح ہے اس کی سند میں ہبتہ اللہ بن احمد ثقہ ہیں۔

ذہبی کہتے ہیں کہ ہبۃ اللہ بن عبد اللہ امام ثقہ محدث ہیں۔ انہوں نے ابن مسلمہ، ابو بکر الخطیب، ابو الغنائم بن المامون اور ان کے طبقہ سے سماع کیا ہے۔ ان سے ابن عساکر، ابو موسیٰ المدینی اور ایک جماعت نے روایت لی ہے جس میں ابن طبرزد بھی شامل ہیں۔ (سیر اعلام النبلاء20/5)

سمعانی نے کہا کہ شیخ صالح مکثر ہیں ان سے ایک جماعت نے روایت لی ہے اور ان کی تعریف کی ہے۔

متاخرین نے اس قول کی توثیق کی ہے۔

ذہبی نے کہا کہ محدث قاضی ہے۔

(تاریخ دمشق6/274ح360، سیر الاعلام النبلاء 16/261، المغنی، لسان المیزان1/234ح42)

یحییٰ بن عمار بن یحییٰ (ابو زکریا)

ذہبی نے انہیں امام المحدث واعظ اور شیخ سجستان کہا ہے۔ آپ ہرات کے عالم تھے۔ (سیر اعلام النبلاء17/481)

ابو القاسم بن ابی العلاء

اس کے حالات نہیں مل سکے۔

خضر بن حسین بن عبد اللہ بن حسین

ابن عساکر کے شیخ ہیں۔

ابن عساکر کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کتابت کی ہے اور یہ میرے شیخ ہیں اور سلیم الصدر ہیں۔

(تاریخ دمشق16 /434ح1966، سیر اعلام النبلاء20 /222)

واللہ اعلم

تمت بالخیر